BOOKMARK

پانچویں جماعت کے لیے

اِسلامیات

نیلما کنول

پیاری دُعائیں

۱۔ کسی مصیبت یا پریشانی میں یہ دُعا پڑھیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو پاک ذات ہے، بے شک میں ہی اپنے اُوپر ظلم کرنے والوں میں سے ہوں)

۲۔ مریض کی عیادت کے وقت یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ ، اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ ؕ

(اے اللہ! تُو اِس مریض کو شفا دے دے اور اسے تندرست کر دے)

۳۔ کپڑے بدلتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ ؕ (شروع اللہ کے نام سے)

۴۔ کپڑے پہنتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ ؕ

(شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور بغیر میری کوشش اور قوت کے مجھے عطا کیا)

۵۔ بازار جاتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ ، وَخَيْرَ مَا فِيْهَا ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا ؕ

(میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اس بازار کی خیر و برکت کا اور جو اس بازار میں ہے اُس کی خیر و برکت کا سوال کرتا/کرتی ہوں اور تیری پناہ لیتا/لیتی ہوں)

ہدایات

تمام دُعائیں زبانی یاد کرائیں اور موقع کی مناسبت سے ان دُعاؤں کو پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔ مثلاً یونیفارم بدلتے وقت دُعا نمبر ۳ پڑھیں۔ نیز دُعاؤں کے ساتھ آداب بھی بتائے جائیں مثلاً مریض کے آرام کا بہت خیال رکھیں، بازار سے واپس آ کر منہ ہاتھ دھوئیں وغیرہ۔

نماز کی احتیاطیں

مقصد: نماز کی صحیح ادائیگی کے لیے شرائط و ضوابط بیان کرنا۔

نماز کو صحیح طریقے سے ادا کرنے کے لیے کچھ باتوں کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ ان باتوں میں اوقاتِ نماز، مکروہ اوقات، مفسداتِ نماز اور مکروہاتِ نماز شامل ہیں۔

اوقاتِ نماز:

سب سے پہلے اس بات کا خیال رہے کہ ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں میں فرض ہے۔" (سورۃ النساء: ۱۰۳)

لہٰذا وقت سے پہلے پڑھی جانے والی نماز ادا نہ ہوگی اور مقررہ وقت گزر جانے کے بعد پڑھی جانے والی نماز قضا کہلائے گی۔

مکروہ اوقات: وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ سورج نکلتے وقت۔ ۲۔ سورج غروب ہوتے وقت۔

فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ جو کہ نماز کے لیے مکروہ وقت کہلاتا ہے۔ اس وقت کوئی بھی نفلی نماز منع ہے اور یہ وقت اتنی دیر رہتا ہے جتنی دیر میں سورج پوری آب و تاب کے ساتھ چمکنے نہ لگے۔ اسی طرح عصر کی فرض نماز کے بعد کوئی بھی نفلی نماز یا سجدہ منع ہے۔

۳۔ زوال کے وقت۔

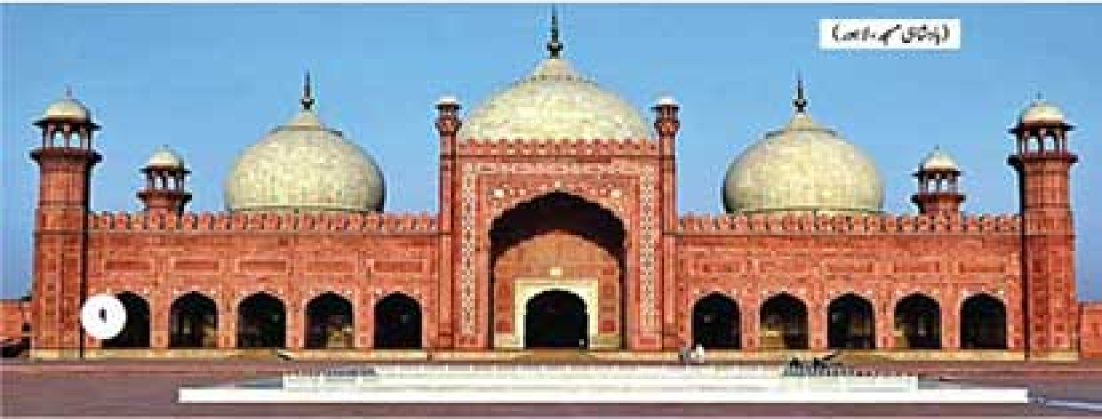

(بادشاہی مسجد، لاہور)

روزہ

مقصد: روزے کا تعارف اور اہمیت بیان کرنا۔

روزہ اسلام کا تیسرا رکن ہے اور یہ بھی ہر مسلمان پر فرض ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔" (سورۃ بقرہ: ۱۸۳)

کیا آپ کو معلوم ہے؟

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے: "جس نے روزہ دار کا روزہ کھلوایا تو اس کو روزہ دار جیسا اجر ملے گا۔" (ترمذی)

روزے کو عربی میں "صوم" کہتے ہیں جس کا مطلب ہے "خود کو روکنا"۔ روزے رمضان کے مہینے میں رکھے جاتے ہیں۔ ان کی تعداد ۲۹ یا ۳۰ ہوتی ہے۔ روزے میں فجر کی اذان سے مغرب کی اذان تک ہم نہ کچھ کھاتے ہیں اور نہ ہی کچھ پیتے ہیں۔ اس کے علاوہ خود کو ہر قسم کی برائی سے بچانا بھی بہت ضروری ہے ورنہ روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ رمضان کا مہینہ بڑی برکتوں اور رحمتوں والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

"پس تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پالے وہ ضرور پورے روزے رکھے لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی پوری کرلے۔" (سورۃ بقرہ: ۱۸۵)

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسا بیمار شخص جس کی طبیعت روزہ رکھنے سے بگڑ جائے یا جو شخص سفر میں ہو تو وہ روزہ نہ رکھے۔ لیکن ان روزوں کو بعد میں ضرور رکھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر بڑی آسانی کر دی گئی ہے۔

روزہ رکھنے کے لیے فجر کی اذان سے پہلے ہم کچھ نہ کچھ کھاتے ہیں جس کو ''سحری'' کہتے ہیں۔ فجر کی اذان سے کچھ دیر پہلے سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ سحری کھانا سنت ہے۔ سحری کھا کر روزہ رکھنے کی دُعا پڑھی جاتی ہے۔ وہ دُعا یہ ہے:

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

(میں نے کل کے رمضان کے روزے کی نیت کی)

کیا آپ کو معلوم ہے؟

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:
''افطار کے وقت کی جانے والی دُعا قبول ہوتی ہے۔''
(ترمذی)

پھر ہم روزہ رکھ کر سارا دن بھوک، پیاس برداشت کرتے ہیں، نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور ہر بری بات سے بچتے ہیں جیسے لڑنا جھگڑنا، گالی دینا، جھوٹ بولنا وغیرہ تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائے۔ مغرب کی اذان سن کر ہم روزہ کھولتے ہیں اسے ''افطار'' کہتے ہیں۔

روزہ کھولنے کی دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ

(اے اللہ! میں نے آپ کے لیے روزہ رکھا، آپ ہی پر ایمان لایا/لائی، آپ پر بھروسہ کیا اور آپ ہی کے دیئے ہوئے رزق سے افطار کیا)

رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد ایک خاص نماز ادا کی جاتی ہے جسے ''تراویح'' کہتے ہیں۔ رمضان کے آخری دس دنوں میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں طاق راتیں دی ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک رات ''شبِ قدر'' ہوتی ہے۔ ان راتوں میں مسلمان ساری رات جاگ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ اس رات میں کی جانے والی عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینوں میں کی جانے والی عبادت کے برابر ہے۔ اگر ہم رمضان کے روزے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں بہت ثواب عطا کرے گا۔

سوچیں اور بتائیں کیا غیر مذہب کے لوگوں کا لباس پہننا یا اُن کے رسم و رواج اپنانا صحیح ہے؟

سرگرمی اسلامی طریقے کے مطابق وہ کون سی ایسی چیزیں ہیں جو خواتین اور مردوں کو پہننے اوڑھنے میں اختیار نہیں کرنی چاہئیں۔ دو کالم چارٹ بنا کر خواتین اور مردوں کے بارے میں علیحدہ علیحدہ لکھیے۔ (ٹیچر یا والدین سے مدد لی جا سکتی ہے)

مشق

سوال۱: شرم و حیا سے کیا مراد ہے؟

سوال۲: بات چیت میں شرم و حیا کیسے رکھی جاتی ہے؟ مختصر لکھیے۔

سوال۳: شرم و حیا کے مطابق لباس کیسا ہونا چاہیے؟

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ حیا سے ہمیشہ..........................ملتی ہے۔

۲۔ لباس..........................کپڑے سے نہ بنا ہو اور اس کے اندر سے جسم نہ..........................ہو۔

۳۔ مذاق ایسا ہو کہ کسی کی..........................نہ ہو۔

۴۔ مردوں کے لیے..........................نامناسب ہے۔

ہدایات شرم و حیا کے بارے میں تفصیل سے مثالیں دے کر سمجھایا جائے کہ مردوں اور عورتوں کو کس طرح لباس کو پہننا چاہیے۔ نیز یہ بھی بتایا جائے کہ دوسرے مذہب کے لوگوں کے طور طریقے اور رسومات اختیار کرنا گناہ ہے۔

اُستاد کا احترام

مقصد: اُستاد کا درجہ اور اُن کا احترام بیان کرنا۔

جس طرح ہمارے ماں باپ ہماری پرورش کرتے ہیں، اسی طرح اُستاد ہماری تربیت کرتے اور ہمیں تعلیم دیتے ہیں۔ اُستاد کی عزت کرنا ہم سب پر فرض ہے کیوں کہ ہمیں اخلاق کا سبق دینے والے اور ہمارے علم میں اضافہ کرنے والے اُستاد ہی ہوتے ہیں۔ اس لیے اُستاد کو "روحانی ماں باپ" کہتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اسلام کی تعلیم دی اور ہمیں ہر اچھی اور بُری بات کی پہچان کرائی اسی لیے وہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کے ساتھ ہمارے معلّم یعنی اُستاد بھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"بے شک مجھے معلّم بنا کر بھیجا گیا۔" (ابن ماجہ)

کیا آپ کو معلوم ہے؟

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: "اُستاد اور شاگرد دونوں ثواب میں برابر کے شریک ہیں۔" (ابن ماجہ)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کچھ بتاتے تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نہایت ادب اور خاموشی کے ساتھ سُنتے تھے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اتنی محبت اور احترام کرتے تھے کہ ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلتے اور اُن کے سامنے دھیمی آواز میں بات کرتے تھے۔

مشہور مسلمان خلیفہ مامون الرشید نے اپنے دونوں بیٹوں کو پڑھانے کے لیے ایک اُستاد کو مقرر کیا۔ ایک دن اُستاد کو ضروری کام سے اُٹھنا پڑا تو دونوں شہزادے اُستاد کے جوتے اُٹھانے کے لیے دوڑے اور اس بات پر جھگڑنے لگے۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ دونوں شہزادے ایک ایک جوتا اُٹھا لیں۔ خلیفہ کو اس واقعے کی خبر ہوئی تو اُنہوں نے اُستاد کو بُلایا اور پوچھا کہ سب سے زیادہ قابلِ عزت کون ہے؟ اُستاد نے جواب دیا "خلیفہ مامون الرشید۔" خلیفہ نے کہا "قابلِ عزت میں نہیں بلکہ وہ ہے جس کے جوتے اٹھانے کے لیے شہزادے آپس میں جھگڑتے ہیں۔" یہ کہہ کر خلیفہ نے سارا واقعہ دربار میں موجود سب لوگوں کو سُنایا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُستاد کی کتنی اہمیت ہے اور اُستاد کا ادب کرنا کتنا ضروری ہے۔

اسلامیات کا یہ نصابی سلسلہ ابتدائی اول (نرسری) جماعت سے آٹھویں جماعت تک کے طلبا کے لیے اپنی نوعیت کا ایک منفرد سلسلہ ہے۔ ان کتب کو ترتیب کرتے وقت طلبا کی ذہنی استعداد کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ لہٰذا آسان اور عام فہم زبان میں اسلام کے بنیادی عقائد کو نہ صرف خوب صورت انداز میں پیش کیا گیا ہے بلکہ اس طرح کی سرگرمیاں بھی ترتیب دی گئی ہیں جو اسلامی تعلیمات کو عملی زندگی کا حصہ بنانے میں بے حد مددگار ہوں گی۔

اساتذہ کی بہترین رہنمائی کے ساتھ ساتھ طلبا کی ذہنی نشوونما کے لیے ایسی مشقیں ترتیب دی گئی ہیں جو طلبا میں غور و فکر کی عادت پیدا کرنے، اعلیٰ کردار کی تعمیر کرنے، صحت مند اسلامی معاشرے کی بنیاد ڈالنے اور معاشرتی مسائل کو حل کرنے میں ان کی معاون ثابت ہوں۔

حکومتِ پاکستان کی نئی تعلیمی پالیسی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان کتابوں کا مواد قرآن و سنت کی روشنی میں مستند ذرائع استعمال کرتے ہوئے جمع کیا گیا ہے اور نصاب کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ طلبا آگے چل کر بورڈ کے امتحانات میں بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کر سکیں۔ اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ کتابیں مکمل طور پر جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں تاکہ مضمون میں طلبا کی دل چسپی مسلسل برقرار رہے۔ اس سلسلے کو مزید بہتر بنانے میں ہم اساتذہ اور والدین کی قیمتی آرا کے منتظر رہیں گے۔

Helpline
+923363-008-008

For your suggestions and feedback, write us at: info@bookmark.com.pk

Follow us on:

/BookmarkPublishing
/bookmarkpublishingpak
/infobookmark
/bookmarkpublishing
/bookmarkpublishing
www.bookmark.com.pk